سر کردگی میں ایک وفد نے چیف کمشنر مردم شماری سے اُن کے دفتر اسلام آباد میں ملاقات کرتے ہوئے عرضداشت پیش کی جس میں کہا گیا تھا کہ "مردم شماری کی ٹیموں میں یونائیٹڈ کرسچن فرنٹ کے کارکنوں کو شامل کیا جائے۔" کیوں کہ مسیحیوں کے زیادہ تر ان پڑھ لوگ مردم شماری کی اہمیت سے واقف نہیں ہیں۔ مسیحیوں کے بہت سے نام مسلم ناموں سے ملتے جلتے ہیں جن کا اندارج غلط ہوسکتا ہے۔ پھر مسیحی خاندان مسلم آبادیوں میں رہائش پذیر ہیں جن کو خاص فارم مہیا نہیں کیے جاتے۔ (نقیب کا تھولک لاہور، ۱۶ تا ۳۱ مارچ ۱۹۹۱ء)

جے۔ سالک اور "ٹاٹ کا لباس"

۲۸ فروری ۱۹۹۱ء کو قومی اسمبلی کے اجلاس میں جناب افضل خان نے نکتۂ اعتراض پر کہا کہ اقلیتی رکن جناب جے۔ سالک ایوان کے معزز رکن ہیں۔" انہوں نے گذشتہ گیارہ سال سے ٹاٹ کا لباس پہن رکھا ہے اور ٹاٹ کا لباس تبدیل کرنے کے لیے اُن کا مؤقف یہ ہے کہ قومی اسمبلی میں خصوصی طور پر تلاوت کلام پاک کرائی جائے کیوں کہ ۱۰ اگست ۱۹۴۷ء کو اسمبلی کا جو اجلاس ہوا تھا، نہ صرف اُس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے نہیں ہوا تھا بلکہ اس کے بعد بھی ہونے والے کئی اجلاسوں میں تلاوتِ کلام پاک نہیں کی گئی۔ اس بے برکتی کے باعث اسمبلیاں ٹوٹتی رہیں گی۔" اگر ۱۰ اگست ۱۹۴۷ء کا ازالہ آج تلاوتِ کلام پاک کر کے کر دیا جائے تو وہ ٹاٹ کا لباس تبدیل کرلیں گے۔

جناب سالک کی بات تسلیم کرتے ہوئے سپیکر نے ایک مسلم رکن اسمبلی سے تلاوت کلام پاک کے لیے کہا۔ اقلیتی رکن پیٹر جان سہوترا نے کہا کہ "جے سالک کے ٹاٹ کے لباس کا کوئی مقصد یا اہمیت نہیں۔" محض انفرادیت کے طور پر اور لوگوں کی توجہ حاصل کرنے کے لیے وہ ایسا حلیہ بنائے رکھتے ہیں۔ اگر انہوں نے ٹاٹ کا لباس تبدیل کر دیا تو ان کی انفرادیت ختم ہوجائے گی۔

ارکانِ اسمبلی کے درمیان ہلکے پھلکے فقروں کے تبادلے کے بعد مولانا عبدالستار خان نیازی نے تلاوتِ کلام پاک کردی۔ اسمبلی کے ارکان نے توقع ظاہر کی کہ جے۔ سالک کی شرط پوری کردی گئی ہے لٰہذا اب وہ ٹاٹ کا لباس ترک کر دیں گے۔ (روزنامہ جنگ - راولپنڈی، یکم مارچ ۱۹۹۱ء)